القَوْلُ القَوِيُّ

فِي

سِمَاعِ الحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ

شيخ الإسلام الدكتور محمد طاهر القادري

منشورات منهاج القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

وَالآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ فَھُمُ

أَھْلُ التُّقَی وَالنُّقَی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

نام کتاب	:	اَلْقَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ رضی اللہ عنہ
		﴿اِمام حسن بصریؒ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور سماع﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
اُردو ترجمہ	:	علامہ محمد شہزاد مجددی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2007ء (1,100)
اِشاعتِ دُوُم	:	فروری 2009ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/80 روپے

❁❁❁

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

فہرس

صفحہ	مشتملات
٨	تقديم
٩	﴿مُقَدِّمَة﴾
١٤	ترجمة الإمام الحسن البصري عليه الرحمة
١٥	﴿تعارف: حضرت امام حسن بصری علیه الرحمة﴾
١٤	ولادته ونسبه
١٥	﴿ولادت ونسب﴾
١٤	نشأته
١٥	﴿تعلیم وتربیت﴾
٢٠	شيوخ الإمام الحسن البصريؒ
٢١	﴿امام حسن بصریؒ کے شیوخ﴾

صفحہ	مشتملات
٢٢	تلاميذ الإمام الحسن البصريؒ
٢٣	﴿امام حسن بصریؒ کے تلامذہ﴾
٢٤	❁ قول الإمام الكَلاباذيؒ
٢٥	﴿امام کلاباذیؒ کی تحقیق﴾
٣٠	❁ سبب رواية الإمام الحسن البصريؒ مرسلًا
٣١	﴿امام حسن بصریؒ کی روایت میں اِرسال کا سبب﴾
٤٢	❁ تحقيق الإمام السيوطي في سماع الحسن عن علي رضي الله عنه
٤٣	﴿'سماعِ حسن بصریؒ عن علی رضی اللہ عنہ' کے حوالے سے امام سیوطیؒ کی تحقیق﴾
٥٠	❁ فصل في أخذ الإمام أبي سعيد الحسن بن أبي الحسن اليسار البصريؒ عن سيّدنا الإمام علي بن أبي طالب رضي الله عنه وروايته عنه

مشتملات	صفحہ
﴿فصل: امام حسن بصریؒ کی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث (اکابر محدّثین سے ۳۵ روایات)﴾	۵۱
۞ مآخذ و مراجع	۸۷

تقديم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكّل عليه ونُصلِّي ونُسلِّم على سيّدنا ومولانا محمد المصطفى والمجتبى أما بعد: فهناک جانبان أساسيان للإسلام لصلاح الأمّة الإسلامية، أحدهما الشريعة وثانيهما الطريقة أو السلوک. وإن الشريعة تتسبّب لصلاح الأحوال الظاهرية للإنسان بينما تتسبّب الطريقة لصلاح الأحوال الباطنية للإنسان، وسُمّي ورثاء الشريعة بالمفسرين والمحدّثين والفقهاء بينما سُمِّي ورثاء الطريقة بالزاهدين والعارفين والأولياء.

وأرشد سيّدنا محمد المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم الناس إلى كل من الشريعة والطريقة في ضوء القرآن الكريم وأحاديثه الشريفة. وتعلّم أصحابه رضوان الله تعالى عليهم أجمعين منه صلى الله عليه وآله وسلم هذين الجانبين أعني الشريعة والطريقة، وأصبح منهم سيّدنا علي رضي الله عنه الرائد الكبير والمرشد الحق والهادي العظيم في الطريقة والروحانية، كما أعلن النبي المكرّم صلى الله عليه وآله وسلم ولايته رضي الله عنه على كل المسلمين في اجتماع الصحابة رضي الله عنهم بغدير خم قائلًا:

مُقدّمہ

الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکّل علیہ ونُصلِّي ونُسلِّم علی سیّدنا ومولانا محمد المصطفٰی والمجتبٰی أمّا بعد: اصلاحِ امت کے اعتبار سے دینِ اسلام کے بنیادی طور پر دو جہتیں ہیں: ان میں سے ایک شریعت ہے اور دوسرا طریقت۔ شریعت انسان کے ظاہری احوال کی درستی کا باعث بنتی ہے جبکہ طریقت انسان کے باطن کو سنوارتی ہے۔ شریعت کے وارث مفسرین، محدّثین اور فقہاء کہلائے جبکہ طریقت کے ورثاء زاہدین، عارفین اور اولیاء اللہ کہلائے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآنِ حکیم اور اپنی احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں دونوں پہلوؤں کی طرف بھرپور رہنمائی فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شریعت و طریقت کے دونوں پہلو اخذ کیے۔ خصوصاً سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ طریقت و روحانیت کے عظیم راہبر، مرشدِ حق اور ھادی قرار پائے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے غدیرِ خُم کے مقام پر ان کی ولایت کا صحابہ کے مجمع میں اعلان کیا:

”مَنْ كُنتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.“(١)

واعلموا، بأن الشخصيات التي اكتسبت فيض الطريقة والروحانية من مولانا وسيّدنا علي رضي الله عنه من أهمّها شخصية الإمام الحسن البصري، الذي انتقل منه علم الطريقة والمعرفة وفيضهما إلى الأولياء والصوفياء الذين جاءوا من بعده. لكن مع الأسف الشديد أنكر بعض الناس صحبة الإمام الحسن لسيّدنا علي رضي الله عنه وقربته إليه وسماعه منه، مع أن إنكار صحبة وقربة الإمام الحسن لسيّدنا علي رضي الله عنه هو هدم بناية الطريقة والمعرفة.

والرسالة التي بين أيديكم الآن قد قام بتأليفه حضرة العلامة شيخ الإسلام الدكتور محمد طاهر القادري، أدام الله بركاتهم، وقد أثبت شيخ الإسلام فيها بالدلائل العقلية والنقلية والبراهين القاطعة صحبة الإمام الحسن البصري لمولٰى علي رضي الله عنه وسماعه منه. وقد قام الإمام جلال الدين السيوطي بنفس العمل أي إثبات سماع الحسن البصري من سيّدنا علي رضي الله عنه إلى حد ما وقد أكمل شيخ الإسلام عمله هذا في هذه الرسالة الجامعة. وقد ذكر الشيخ القادري ٣٥ رواية مرويّة من المحدّثين الكبار

١ ـ أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب على بن أبى طالب رضي الله عنه، ٥/٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/١٣٤، الرقم: ٨٤٧٨

''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔''(۱)

ذہن نشین رہے کہ سیدنا مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے طریقت و روحانیت کا خصوصی اکتسابِ فیض کرنے والی شخصیت حضرت امام حسن بصریؒ ہیں، جن سے آگے اولیاء وصوفیاء تک علمِ طریقت و معرفت منتقل ہوا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگوں نے مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ان کے سماع، روایت اور ملاقات کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ امام حسن بصریؒ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے صحبت اور قربت کا انکار گویا طریقت اور معرفت کی پوری عمارت کو منہدم کرنے کے مترادف ہے۔

زیرِنظر رسالہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلّہ العالی کی تالیف ہے۔ آپ نے اس مختصر سے رسالہ میں عقلی و نقلی دلائل اور براہینِ قاطعہ سے امام حسن بصری کی مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے صحبت اور سماعتِ حدیث کو ثابت کیا ہے۔ قبل ازیں امام جلال الدین سیوطی نے امام حسن بصریؒ کے مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے سماعِ حدیث کے اہم موضوع پر کچھ کام کیا تھا لیکن اب حضرت شیخ الاسلام نے اس جامع علمی کتابچے میں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے اجل اور اکابر محدّثین سے مروی ۳۵ روایات کا ذکر کیا ہے۔ ان روایات سے بتمام و

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ۵: ۶۳۳، رقم: ۳۷۱۳

۲۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۱۳۴، رقم: ۸۴۷۸

الأجلاء. فهذه الروايات تثبت بتمام الصراحة سماع الحسن البصري من مولانا علي رضي الله عنه. وإضافة إلى هذا قد درج شيخ الإسلام في هذه الرسالة النادرة المفيدة سبب رواية الإمام الحسن البصري مرسلًا بلسانه هو، بأنه رحمه الله لماذا كان يروي الأحاديث وبخاصة الأحاديث التي رواها عن سيّدنا علي كرم الله وجهه الكريم مرسلًا؟

وهذه الرسالة هدية قيّمة للعلماء والباحثين والمحققين وجديرة بالقراءة. نسأل الله سبحانه وتعالى أن يتقبّل عمل شيخ الإسلام هذا وجزاه عنّا خير الجزاء. آمين. بجاه سيد المرسلين صلى الله عليه وآله وسلم وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

معهد فريد الملة للبحوث

رمضان ١٤٢٨ﻫ

کمال صراحتاً امام حسن بصری کا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے براہِ راست سماع ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اس نادر و مفید کتابچہ میں امام حسن بصریؒ کی ہی زبانی مرسلاً روایت کرنے کا سبب بھی درج کیا ہے۔ کہ وہ احادیث خصوصاً سیدنا علی کرم اللہ وجهه الكريم سے مروی احادیث مرسلاً کیوں روایت کرتے تھے؟

یہ رسالہ علماء اور محققین حضرات کے لئے نہایت قیمتی تحفہ اور پڑھنے کے لائق ہے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہماری دعا ہے کہ حضور شیخ الاسلام کے اس عمل کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں ہماری طرف سے احسن جزاء عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

فریدِ ملّتؒ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

رمضان المبارک، ۱۴۲۸ھ

ترجمة الإمام الحسن البصري رضي الله عنه

ولادته ونسبه

أبو سعيد الحسن بن أبي الحسن يسار البصري كان من سادات التابعين وكبرائهم. وأنه وُلِدَ قبل سنتين من نهاية خلافة عمر بن الخطاب رضي الله عنه وذُهِبَ به إلى عمر فحنّكه. كان والد الحسن يسار مولى زيد بن ثابت الأنصاري رضي الله عنه وأمه خيرة مولاة أم المؤمنين أم سَلَمَة المخزومية زوج النبي ﷺ. وقد أُعتقا قبل زواجهما.

نشأته

نشأ الحسن بن يسار في الحجاز بمكان يُسمّى ''وادي القرى''، ورُبّي في بيت من بيوت رسول الله ﷺ، في حجر زوجة من زوجات النبي ﷺ هي أمّ المؤمنين ''هِنْدُ بِنْتُ سُهَيْلٍ'' المعروفة بأم سلمة. كانت من أوسع زوجات الرسول الأكرم ﷺ علماً، وأكثرهن رواية عنه ﷺ حيث رَوَت عن النبي ﷺ

تعارف: حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ

ولادت و نسب

حضرت ابو سعید حسن بن ابی الحسن یسار بصریؒ بزرگ اور کبار تابعین میں سے تھے۔ خلافتِ فاروقی کے اختتام سے دو سال قبل پیدا ہوئے۔ ولادت کے بعد انہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے آپ کو گھٹّی دی۔ حسن بصریؒ کے والد یسار، حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اور آپ کی والدہ ''خیرہ'' اُم المومنین حضرت اُم سلمہ مخزومیہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ یہ دونوں شادی سے قبل ہی آزاد ہو چکے تھے۔

تعلیم و تربیت

حضرت حسنؒ بن یسار حجاز میں ''وادی قریٰ'' نامی مقام میں پروان چڑھے۔ انہوں نے اُمہات المومنین میں سے ایک زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرۂ مبارکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں سے ایک گھر میں تربیت پائی جو کہ اُم المومنین حضرت ہند بنتِ سُہیل اُم سلمہؓ تھیں۔ جیسا کہ اہلِ علم جانتے ہیں کہ آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے (سیدہ عائشہؓ کے بعد) زیادہ وسیع علم والی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ

ثلاثمِائَة وسَبْعَةً وثَمَانِيْنَ حديثاً.

وكانت أمّه ربما غابت في بعض حاجات أم المؤمنين، فكان الطفلُ يبكي من جُوْعِه، فتعطيه أم سلمة ثَدْيَها تُعَلِّلُه به إلى أن تجيء أُمّه فَدَرَّ عليه ثَدْيُها فشربه وسَكَتَ عليه. فكانت أم سلمة أُمًّا للحسن من جهتين: الأولى: كونها زوج النبي ﷺ، فهي أُمُّه بِوَصْفِهِ أحَدَ المُؤْمِنِين، والثانية: وهي أمّه من الرضاع.

وذكر الحافظ جمال الدين المزي في ''تهذيب الكمال في أسماء الرجال''، قال:

كانت أمُّ سلمة زوج النبيّ ﷺ، تبعثُ أمَّ الحسن في الحاجة، فيبكي وهو صَبِيّ، فتسكته بثَدْيِها.

وقال أيضاً:

وكانت أمُّ سَلَمَة تُخْرِجُ الحسن إلى أصحاب رسول الله ﷺ، وهو صغيرٌ، وكانت أمُّه منقطعة إليها، فكانوا يَدْعُوْنَ له، فأخرجته إلى عمر بن الخطاب ﷺ، فدعا له، فقال:

حدیثیں روایت کرنے والی تھیں۔ آپؓ سے تقریباً تین سو ستاسی (۳۸۷) احادیث مروی ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ کی والدہ کبھی ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کام کاج کے سلسلے میں مشغولیت کے باعث موجود نہ ہوتیں اور بچہ بھوک کی وجہ سے بلک رہا ہوتا تو آپ بچے کو بہلانے کے لئے اس کی ماں کے آنے تک اپنا پستان اسے دیتیں اور وہ دودھ پی کر خاموش ہو جاتا۔ یوں حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا دو طرح سے حضرت حسن بصریؒ کی ماں ہیں: ایک زوجہ نبی اکرم ﷺ ہونے کی جہت سے ام المومنین کے طور پر اور دوسرا ان کی رضاعی ماں ہونے کی وجہ سے۔

حافظ جمال الدین مزیؒ نے ’’تهذيب الكمال في أسماء الرجال‘‘ میں بیان کیا ہے، فرماتے ہیں:

> ’’ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حسن بصریؒ کی والدہ کو کسی کام سے بھجواتیں تو حسن بصریؒ کمسن بچہ ہونے کی وجہ سے روتے تو آپ رضی اللہ عنہا اپنی چھاتی سے لگا کر انہیں چپ کرواتیں۔‘‘

> مزید فرماتے ہیں: ’’اُمِ حسن جب حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں مشغول ہوتی تو آپ حسن بصریؒ کو ان کے بچپنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس بھجوایا کرتی تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں دعائیں دیتے۔ ایک بار آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوایا تو انہوں نے یوں دعا دی:

’’اللّهم فقّهه في الدين وحَبِّبه إلى النَّاس.‘‘[(١)]

فكان الحسن بعدها فقيهاً في الدين وجعله الله محبوباً إلى الناس. ولم يكن الحسن قاصراً في نشأته على بيت أم سلمة رضي الله عنها فحسب، بل كان يدور على بيوت أمهات المؤمنين رضي الله عنهن، وكان هذا داعياً لأن يقالب الغلام الصغير بأخلاق أصحاب البيوت ويتعلّم منهن.

ولم تكن البشرى بالحسن لتقتصر على بيوت أمهات المؤمنين رضوان الله عليهن أجمعين فحسب، بل إنما شاركها فيها بَيتٌ آخَرُ من بُيوت المدينة، هو بيت الصحابي الجليل زيد بن ثابت ﷺ كاتب وحي رسول الله ﷺ. ذلک أن ’’يساراً‘‘ والد الصبي كان مولى له أيضاً، وكان من أحبهم إليه.

نشأ الحسن بالمدينة وحفظ كتاب الله في خلافة عثمان ﷺ، وحضر الجمعة مع عثمان بن عفان ﷺ وسمعه يخطب مرات، وشهد يوم استشهاده (يوم تسلل عليه القتلة الدار)، وله يومئذ أربع عشرة سنة. وفي سنة ٣٧ھ انتقل مع أبويه إلى

(١) مزی، تهذيب الكمال، ٦/ ١٠٣، ١٠٤۔

’’اے اللہ! اسے دین کا فقیہ اور لوگوں کا محبوب بنا دے۔‘‘(۱)

چنانچہ اس دعا کے بعد حضرت حسن بصریؒ دین کے فقیہ بھی بنے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی نظر میں محبوب بھی بنا دیا۔

ابتدائی نشو ونما کے دوران حسن بصریؒ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہی گھر تک محدود نہ تھے بلکہ آپ دیگر اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے گھروں میں بھی آتے جاتے رہتے تھے اور یہی عمل اس خوش بخت بچے کے لئے اہلِ خانہ اور اہلِ بیت کے اخلاق وعلوم سے استفادہ کرنے کا باعث بن گیا۔

پھر حسن بصریؒ کے لئے محض یہی ایک سعادت ہی نہ تھی کہ وہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے گھروں میں آتے جاتے بلکہ ان میں ایک گھر اور بھی شامل تھا جو مدینہ میں جلیل القدر صحابی حضرت زید بن ثابت انصاری کاتبِ وحی رضی اللہ عنہ کا گھر تھا۔ یہ اس طرح کہ حسنؒ کے والد یسار ان کے آزاد کردہ غلام تھے اور وہ ان کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے۔

حضرت حسن بصریؒ مدینہ منورہ میں پروان چڑھے اور عہدِ خلافتِ عثمانی میں قرآن مجید حفظ کیا، وہ جمعۃ المبارک کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر ہوتے اور بار ہا ان کا خطبہ بھی سنا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روز آپ بھی وہاں موجود تھے اور اس وقت آپ کی عمر چودہ سال تھی۔ سن ۳۷ھ میں آپ اپنے والدین کے ہمراہ بصرہ منتقل ہوئے جبکہ آپ کی عمر

(۱) مزی، تہذیب الکمال، ٦: ۱۰۳، ۱۰۴

''البصرة'' إذا كان عمره سبع عشرة سنة واستقرّ فيها مع أُسْرَتِه.

ومن هنا نُسِبَ الحسن إلى ''البصرة''. وعُرِفَ بين الناس ''بالحسن البصري.''

كانت ''البصرة'' يوم أَمَّها الحسن قَلْعَةً من أكبر قِلَاعِ العلم في دَوْلَة الإسلام. وقد لزم الحسن حلقة عبد الله بن عباس رضي الله عنهما حبر أمة محمد ﷺ، وأخذ عنه التفسير والحديث والقراءات كما أخذ عنه وعن غيره الفقه، واللغة، والأدب وغيرها، حتى أصبح أشهر علماء عصره ومفتي البصرة حتى وفاته.

شيوخ الإمام الحسن البصري رحمه الله

تتلمذ الحسن البصري على أيدي كبار الصحابة في مسجد رسول الله ﷺ. حيث روى عن عدد كبير من صحابة الرسول الكريم ﷺ ومن هؤلاء: عثمان بن عفان، وعلي بن أبي طالب، وأبو موسى الأشعري، وعبد الله بن عمر، وعبد الله بن عباس، وأنس بن مالك، وجابر بن عبد الله، وأبو بكرة الثقفي، وعمران بن حصين، والمغيرة بن شعبة، وعبد الرحمن بن سمرة،

سترہ سال تھی اور پھر اپنے خاندان کے ساتھ وہیں مقیم رہے۔ اسی وجہ سے آپ کو 'بصرہ' کی طرف منسوب کیا گیا اور آپ لوگوں میں ''حسن بصری'' کے نام سے معروف ہوئے۔

حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ کی بصرہ آمد کے وقت بصرہ سلطنتِ اسلامی کے عظیم علمی مراکز میں سے ایک اہم مرکز تھا۔ حضرت حسنؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ''حبر الأمّۃ'' کے حلقۂ درس سے وابستگی اختیار کی اور ان سے تفسیر، حدیث اور قرأت وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے علاوہ دیگر شیوخ سے فقہ و لغت اور ادب وغیرہ کی تحصیل بھی کی۔ آپ اپنے عہد کے سر برآوردہ علماء میں شمار ہوتے تھے اور تا دمِ وصال بصرہ جیسے مرکزِ علم کے مفتیٔ اعظم کا منصب بھی آپ کے پاس رہا۔

امام حسن بصریؒ کے شیوخ

حضرت سیدنا حسن بصریؒ نے مسجدِ نبوی شریف میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور ان سے کثیر احادیث کو روایت کیا۔ ان میں سے چند کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں:

حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو بکرہ الثقفی، حضرت عمران بن حصین، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ، حضرت

والنعمان بن بشير، وقيس بن عاصم، وجندب البجلي، وعبد الله بن عمرو بن العاص، وسمرة بن جندب، ومعاوية بن أبي سفيان، ومعقل بن يسار، والأسود ابن سريع، وخلق من الصحابة رضوان الله تعالى عليهم أجمعين.(١) وكان يقول:

أدركت سبعين بدرياً.(٢)

تلاميذ الإمام الحسن البصريؒ

تتلمذ عليه خلقٌ كثيرٌ وروى عنه منهم: حميد الطويل، ويزيد بن أبي مريم، وأيوب، وقتادة، وعوف الأعرابي، وبكر بن عبد الله المزني، وجرير بن حازم، وأبو الأشهب، والربيع بن صبيح، وسعيد الجريري، وسعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف، وسماک بن حرب، وشيبان النحوي، وابن عون، وخالد الحذاء، وعطاء بن السائب، وعثمان البتي، وقرة بن خالد، ومبارک بن فضالة، والمعلى بن زياد، وهشام بن حسان، ويونس بن عبيد، ومنصور بن زاذان، ومعبد بن هلال، وغيرهم.(٣)

(١) مزی، تهذيب الكمال، ٦/٩٧-٩٩

(٢) أبو نعيم الأصبهاني، حلية الأولياء، ٦/١٩٦

(٣) مزی، تهذيب الكمال، ٦/٩٩-١٠٢

نعمان بن بشیر، حضرت قیس بن عاصم، حضرت جندب البجلی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت معاویہ بن ابی سفیان، حضرت معقل بن یسار اور حضرت اسود بن سریع کے علاوہ متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم أجمعین آپ کے شیوخ ہیں۔(۱)

آپ فرمایا کرتے تھے:

''میں نے ستر بدری صحابہ کی زیارت کی ہے۔''(۲)

امام حسن بصریؒ کے تلامذہ

ایک کثیر تعداد نے آپ سے تلمذ اور روایتِ حدیث کا شرف حاصل کیا۔ ان میں سے بعض کے اسماءِ گرامی درج ذیل ہیں:

حمید الطّویل، یزید بن ابی مریم، ایوب، قتادہ، عوف الاعرابی، بکر بن عبداللہ المزنی، جریر بن حازم، ابو الأشہب، ربیع بن صبیح، سعید الجریری، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، سماک بن حرب، شیبان النحوی، ابن عون، خالد الحذاء، عطاء بن سائب، عثمان البتی، قرہ بن خالد، مبارک بن فضالہ، معلیٰ بن زیاد، ہشام بن حسان، یونس بن عبید، منصور بن زاذان اور معبد بن ہلال و دیگر رحمہم اللہ تعالی۔(۳)

(۱) مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۹۷-۹۹
(۲) أبو نعیم اصبهاني، حلیة الأولیاء، ۲: ۱۹۶
(۳) مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۹۹-۱۰۲

قول الإمام الكلاباذي

قال الإمام أبو نصر أحمد بن محمد بن الحسين البخاري الكلاباذي (المتوفى ٣٩٨هـ) في ترجمة الإمام الحسن البصري:

الحسن بن أبي الحسن واسمه يسار مولى زيد بن ثابت ويقال مولى جابر بن عبد الله، أبو سعيد الأنصاري قاضيها.

وقال كاتب الواقدي: هو مولى امرأة من بني سلمة أخو سعيد وعمار بن أبي الحسن. وكان عمّار من البكائين حتى صار في وجهه جُحران من البكاء، فإن عمرو بن علي وكان الحسن كاتباً للربيع بن زياد بن أنس بن الديان الحارثي والي خراسان من جهة عبد الله بن عامر في عهد معاوية.

حدّث عن أبي بكرة وعمرو بن تغلب ومعقل بن يسار وجندب بن عبد الله وسمرة بن جندب وعبد الرحمن بن سمرة وأنس بن مالك رضي الله عنهم. روى عنه أيوب ويونس وابن عون وقتادة وجرير بن حازم وقرّة بن خالد وعوف وزياد في العلم والإيمان وغير موضع.

امام کلاباذیؒ کی تحقیق

امام ابو نصر احمد بن محمد بن الحسین البخاری الکلاباذی (متوفی ۳۹۸ھ) امام حسن بصریؒ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

حسن بن ابی الحسن کے والد کا نام یسار ہے۔ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ کے آزاد کردہ غلام تھے، حسن کی کنیت ابوسعید، نسباً انصاری اور بصرہ کے قاضی تھے۔

کاتب واقدی کہتے ہیں: وہ بنوسلمہ کی ایک خاتون کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حسن بصریؒ کے دو بھائی سعید اور عمّار بن ابی الحسن تھے۔ عمار اہلِ گریہ میں سے تھے یہاں تک کہ کثرتِ گریہ سے ان کے چہرے پر دو گڑھے پڑ گئے تھے۔ عمروؒ بن علی اور حسن بصریؒ دونوں حضرات عہدِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں عبداللہ بن عامر کی طرف سے مقرر کردہ خراسان کے والی ربیع بن زیاد بن انس بن الدیان الحارثی کے کاتب (سیکرٹری) تھے۔

حضرت حسن بصریؒ نے حضرت ابوبکرہ، عمرو بن تغلب، معقل بن یسار، جندب بن عبد اللہ، سمرہ بن جندب، عبد الرحمٰن بن سمرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کی ہے اور ان سے ایوب، یونس، ابنِ عون، قتادہ، جریر بن حازم، قرہ بن خالد، عوف اور زیاد نے علم اور ایمان کے علاوہ دیگر ابواب میں احادیث روایت کی ہیں۔

قال الواقدي: ولد لسنتين بقيت من خلافة عمر، قلت: وذلك في سنة ۲۱هـ، وكان يوم قتل عثمان ابن أربع عشرة سنة.

وقال خليفة وعمرو بن علي: توفي في رجب سنة عشر ومائة. قال الذهلي قال يحي: مات سنة عشر ومائة، قال وفيما كتب إليَّ أبو نعيم مثله.

وقال ابن أبي شيبة: مات سنة عشر ومائة، قال [وسمعت] سعيد بن علي بن عامر يقول: بلغ الحسن تسعاً وثمانين سنة. وقال كاتب الواقدي: مات من عشر ومائة قبل محمد بن سيرين بمائة يوم.

وقال ابن نمير: نا ابن إدريس عن شعبة عن أبي رجاء قال: قلت للحسن، متى خرجت من المدينة؟ قال: عام صفين، قلت: متى احتلمت قال: قبل صفين بعام.

وقال الغلّابي: نا يحي بن معين عن أبي النضر عن شعبة قال: لم يسمع الحسن من سمرة ابن جندب وذكر قولاً في حديث قريش من أنس هو في الجامع.

واقدی کہتے ہیں: خلافتِ فاروقی کے دو سال ابھی باقی تھے کہ آپ کی ولادت ہوئی۔ میں (کلاباذی) کہتا ہوں: یہ سن ۲۱ھ کا واقعہ ہے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روز آپ کی عمر ۱۴ سال تھی۔

خلیفہ اور عمرو بن علی کہتے ہیں: آپ کی وفات رجب ۱۱۰ھ میں ہوئی جبکہ ذھلی نے کہا: یحییٰ کہتے تھے: ان کا وصال ۱۱۰ھ میں ہوا اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ابونعیم نے مجھے ایسا ہی لکھ بھیجا تھا۔

ابنِ ابی شیبہ نے کہا: ان کی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی اور کہا: میں نے سعید بن علی بن عامر سے سنا، وہ فرماتے: حسن کی عمر ۸۹ سال تھی۔ کاتب واقدی نے کہا: حسن بصری ۱۱۰ھ میں محمد بن سیرین سے سو روز قبل فوت ہوئے۔

ابنِ نمیر نے ابنِ ادریس از شعبہ، از ابو رجاء نے روایت کیا، وہ کہتے تھے: میں نے حسن سے پوچھا: آپ مدینہ منورہ سے کب نکلے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جنگ صفین والے سال۔ میں نے پوچھا: آپ بالغ کب ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جنگ صفین سے ایک سال قبل۔

غلابی، یحییٰ بن معین سے اور وہ ابو النضر سے، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حسن نے سمرہ بن جندب سے حدیث نہیں سنی اور وہ قول بیان کیا جو بخاری کی الجامع الصحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ قریش میں ہے۔

وقال الواقدي: كان أبوه من سبي ميسان.

وقال الغلّابي عن يحيى بن معين قال: كان الحسن مولى أبي اليسر بن عمرو الأنصاري، وكانت أمّه مولاة أم سلمة ويقال كانت خيرة، ربما غابت فيبكي الحسن فتعطيه أم سلمة زوج النبي ﷺ ثديها تعلّله بذلك إلى أن تجئ أمّه فدرّ عليه ثديها فشرب منه.

فيرون أن تلك الحكمة والفصاحة من بركة ذلك اللبن.[1]

(١) أخرجه الكلاباذي في رجال صحيح البخاري، ١/١٦٥ـ١٦٨

واقدی نے کہا: ان کے والد اسیرانِ میسان میں سے تھے۔

غلابی نے یحییٰ بن معین سے روایت کیا، انہوں نے کہا: حسن بصری ابو الیسر بن عمرو انصاری کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے اور ان کی والدہ (خیرہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی والدہ خیرہ کی غیر موجودگی میں جب حسن روتے تو ام سلمہ زوجۂ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کی والدہ کے آنے تک انہیں بہلانے کے لئے اپنی چھاتی ان کے منہ میں دے دیتیں تو ان کے پستان میں دودھ اتر آتا اور حسن اسے پی لیتے۔

اہلِ نظر نے حسن کی حکمت و فصاحت کو اس دودھ کی برکات کا ثمرہ قرار دیا ہے۔(۱)

(۱) کلاباذی، رجال صحيح البخاري، ۱: ۱۶۵-۱۶۸

سبب رواية الإمام الحسن البصري مرسلًا

روى الإمام الحسن البصري رحمه الله تعالى عن كثيرٍ من الصحابة كما ذَكَرنا ولكنّه أُوْلِعَ أكثر ما أُوْلِعَ بأمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه. فقد رَاعَه منه صَلابَتُه في دِيْنِه، وإحسانُه لِعِبادته، وزَهَادتُه بِزِينة الدُّنيا وزُخْرُفِها. هو سمع كثير الأحاديث من سيدنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ولكن بعض الناس ينكرون على هذا، ويقولون هو لم يسمع منه شيئاً، ولكن الحقيقة بالعكس. إن الحسن كان يروي عن علي رضي الله عنه مرسلاً. لماذا كان يروي عنه مرسلًا؟ سؤال يطرح نفسه أمامنا والجواب عن هذا السؤال هو: أنّ هذا ظاهر من الروايات المروية عنه بأنه رحمه الله كان يروي خاصة الأحاديث المروية عن سيدنا علي رضي الله عنه مرسلة، هذا هو الشيء الذي سأبيّنه فيما يلي بالإشارة إلى النصوص والروايات والآثار التي توضّح سبب روايته رحمه الله مرسلًا. وأدعو الله سبحانه وتعالى أن يعطيني التوفيق والسداد في هذا. ......آمين.

امام حسن بصریؒ کی روایت میں اِرسال کا سبب

جیسا کہ ہم نے بیان کیا کہ امام حسن بصریؒ نے بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کی ہے لیکن ان کی زیادہ تر موانست و محبت امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہی ہے۔ بلاشبہ انہوں نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ان کی دین میں مضبوطی، عبادت کے اعلیٰ ذوق اور دنیا اور اس کی دل فریب زینتوں سے اجتناب کے حوالے سے بہت کچھ پایا تھا۔ انہوں نے بے شمار احادیث کا سماع بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا تھا لیکن بعض لوگ اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ امام حسن بصریؒ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کیا کرتے تھے۔ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کیوں کیا کرتے تھے؟ ہمارے سامنے یہی سوال محتاجِ توجہ ہے۔ حسن بصریؒ سے مروی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی خاص طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ احادیث میں ارسال ہوتا تھا۔ یہ وہ پہلو ہے جس کے ذریعے میں آگے نصوص و روایات اور آثار میں موجود ان اشارات کو بیان کروں گا جن سے حضرت حسن بصریؒ کے مرسلاً روایت کرنے کا سبب واضح ہوتا ہے۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اس معاملہ میں توفیق اور صدق سے نوازے......آمین۔

فأقول: يتّضح هذا الأمر لنا من بعد اطلاعنا على الأحاديث والأخبار والتاريخ بأن موقف بني أميّة في عهدهم كان شديداً جداً في حق سيدنا علي رضي الله عنه. وأن حكّام بني أميّة كانوا لا يرضون بأن يسمعوا من أحد عن عظمة الإمام علي رضي الله عنه ومناقبه وحتى اسمه، وفي هذه الحالة كيف كان يمكن لشخص معروف كالحسن البصري أن يروي الأحاديث المروية عنه مع صراحة اسمه رضي الله عنه لأن الحكمة كانت تقتضي آنذاك بأن يرويها سيّدنا الحسن البصري مرسلة حتى لا يظهر اسمه رضي الله عنه اتّقاء الشر والفتنة. فنحن نستطيع أن نعرف هذا من الرواية المرويّة عن سعيد بن المسيب رحمه الله.

❖ روى الإمام مسلم: عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، قَالَ سَعِيدٌ: فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ، فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ، فَقُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ،

میں کہتا ہوں! احادیث و روایات اور تاریخ سے آ گاہی کے بعد یہ بات ہم پر واضح ہو جاتی ہے کہ بنو امیہ کے عہدِ حکومت میں مقتدر طبقے کا رویہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہایت سخت تھا۔ بنو امیہ کے اربابِ اقتدار کسی شخص کی زبان سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت یہاں تک کہ ان کا نام تک سننا پسند نہیں کرتے تھے۔ ایسے حالات میں امام حسن بصریؒ جیسی مشہور و معروف شخصیت کے لئے کیسے ممکن تھا کہ وہ ان سے مروی احادیث کو صراحتاً ان کے نام سے روایت کرتے۔ اس وقت حکمت کا تقاضا یہی تھا کہ سیدنا حسن بصریؒ ان احادیث کو مرسلاً روایت کریں یہاں تک کہ فتنہ وشر سے بچنے کے لئے ان کا نام بھی ظاہر نہ کریں۔ اس صورت حال کا اندازہ ہم حضرت سعیدؒ بن مسیّب سے مروی روایت سے کر سکتے ہیں۔

امام مسلم، سعید بن مسیّب سے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور وہ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم میرے نزدیک ایسے (ہی بھائی) ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ سعید کہتے ہیں: میں نے چاہا کہ میں یہ روایت براہِ راست سعد رضی اللہ عنہ سے سنوں لٰہذا میں ان سے ملا اور انہیں وہ حدیث بیان کی جو مجھ سے عامر نے بیان کی تھی۔ انہوں نے کہا: میں نے اسی طرح سنا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ نے ایسے ہی سنا ہے؟ انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں، پھر کہا: ہاں! (اگر میں نے غلط کہا ہو

فَقَالَ: نَعَمْ، وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا.(١)

وروى الإمام مسلم أيضاً: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا. قَالَ: فَأَبَى سَهْلٌ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا التُّرَابِ. فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا ...... إلى آخر الحديث.(٢)

كذلك نجد الرواية مثل الروايات المذكورة أعلاه في صحيح مسلم، كتاب المناقب، باب مناقب علي ﷺ، تحت الرقم: ٢٤٠٤.

فنحن نستطيع بهذه الروايات أن نقول على بيّنة من أن أصحاب النبي ﷺ الكرام والتابعين العظام كانوا يرون السكوت حسنًا في بيان شأن الإمام علي ﷺ في عهد بني أميّة. وكان هذا

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب ﷺ، ٤ / ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤.

(٢) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب ﷺ، ٤ / ١٨٧٤، الرقم: ٢٤٠٩.

تو) میرے کان بہرے ہو جائیں۔"(۱)

امام مسلم نے ہی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: انہوں نے بیان کیا کہ بنو امیہ کا ایک (مروانی) شخص مدینہ منورہ کا گورنر مقرر ہوا۔ (فرماتے ہیں) اس نے سہل بن سعد کو بلوایا اور انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا حکم دیا۔ (فرماتے ہیں) سہل نے انکار کر دیا تو اس (گورنر) نے ان سے کہا: اگر تم ایسا نہیں کرتے تو یوں کہہ دو: ابو تراب پر اللہ کی لعنت (العیاذ باللہ)۔ سہل (رضی اللہ عنہ) نے کہا: علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک اپنے ناموں میں سب سے محبوب ترین نام ابو تراب ہی تھا اور جب انہیں اس نام سے پکارا جاتا تو وہ زیادہ خوش ہوا کرتے تھے (پھر میں انہیں اس نام سے کیوں طعن کرسکتا ہوں)......الخ(۲)

اسی قسم کی ایک اور روایت صحیح مسلم، کتاب المناقب، باب مناقب علی رضی اللہ عنہ، (رقم: ۲۴۰۴) میں بھی ملتی ہے۔

ہم ان روایات سے بہ آسانی یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ صحابہ کرام اور تابعینِ عظام عہدِ بنو امیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بیان سے سکوت کو بہتر سمجھتے تھے۔ یہی وہ ظلم، جبر، فساد اور شر انگیزی تھی جس کی

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ۴: ۱۸۷۰، رقم: ۲۴۰۴

(۲) مسلم، الصحیح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ۴: ۱۸۷۴، رقم: ۲۴۰۹

الظلم، والجبر، والفساد، والفوضى هو الذي أشار إليه رسول الله ﷺ في حديثه المبارك:

''هَلَاکُ أُمَّتِي عَلَى يَدَىْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ.''(١)

فلم يكن ممكنًا نهائيًا لأحد من الناس في عهد الظلم والوحشية مثل هذا أن يمدح الإمام عليًّا ﷺ أو يروي عنه علانيّة. وكانت هناک في هذه الحالة طريقتان للرواية عن الإمام علي فقط: إمّا يذكر اسم سيدنا علي مع الرواية التي كانت تروى عنه أو لم يذكر اسمه وتروى الرواية مرسلة. فاختار سيّدنا الحسن البصري الطريقة الثانية لحكمة كانت تقتضيها الظروف الراهنة آنذاک. ففكّر سيّدنا الحسن البصري في أنّه بدل أن يروي عن سيّدنا علي ﷺ ويتسبّب هذا الشيء للشّر والفتنة، وينسد بهذا السبب تبليغ الدين ويجد الأشرار أمامهم طريقًا سهلًا لتحقيق أغراضهم المذمومة. فبدأ يروي عن سيّدنا رسول الله ﷺ مرسلًا. كما يثبت هذا الشيء بألفاظه رحمه الله في هذه الرواية.

قال يونس بن عبيد: سألت الحسن قلت: يا أبا سعيد،

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة فى الإسلام، ٣/ ١٣١٩، الرقم: ٣٤١٠۔

طرف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیثِ مبارک میں اشارہ فرمایا تھا:

''میری امت کی ہلاکت قریشی لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔''(۱)

اس قسم کے دورِ ظلم و بربریت میں کسی شخص کے لئے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مدح کرنا یا علانیہ ان سے حدیث روایت کرنا ہرگز ممکن نہ تھا۔

ایسے حالات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کے صرف دو ہی طریقے ہو سکتے تھے۔ ایک یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لے کر ان سے روایت بیان کی جاتی یا ان کا نام لئے بغیر ان سے مرسلاً روایت کی جاتی۔ پس امام حسن بصری علیہ الرحمہ نے اس دور میں درپیش مسائل اور حکمت کے تقاضوں کے عین مطابق دوسرا راستہ اختیار کیا۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ نے سوچ سمجھ کر اس انداز کو بدل دیا کہ کہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نام لے کر ان کا روایت کرنا شر اور فتنہ کا باعث نہ بن جائے اور اس وجہ سے تبلیغِ دین کا راستہ بند نہ ہو جائے نیز فتنہ گروں کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے آسان بہانہ نہ مل جائے۔ اس لئے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرسلاً روایت کرنا شروع کر دیا جیسا کہ درج ذیل روایت میں آپؒ کے ان الفاظ سے یہی بات ثابت ہو رہی ہے۔

''یونس بن عبید کہتے ہیں: میں نے حسن بصری سے پوچھا: ابوسعید!

---

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام، ۳:۱۳۱۹، رقم: ۳۴۱۰

إنک تقول: قال رسول الله ﷺ، وإنک لم تدرکه؟ فقال: يا ابن أخي: لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه أحد قبلک ولو لا منزلتک مِنّي ما أخبرتک، إني في زمان کما ترى؟ وکان في زمن الحجاج، کل شيء سمعتني أقوله قال رسول الله ﷺ فهو عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه، غير أني في زمان لا أستطيع أن أذکر علياً.(١)

استشهاد النسائي بسبب إشادته بفضائل علي رضي الله عنه

أما الطريقة الأولى بأن يُروى عن الإمام علي رضي الله عنه مع صراحة اسمه فاختارها الإمام النسائي رحمه الله تعالى صاحب السنن. عندما کان الإمام النسائي في دمشق فازدادت الإساء ات إلى سيّدنا علي رضي الله عنه وکان الناس يسبّونه ويشتمونه. فأصبح قلب الإمام النسائي حزينًا على هذا الوضع المؤلم، ولذا سافر إلى فلسطين وعاد منها بعد أن ألّف کتابًا في فضائل سيدنا علي المرتضٰى رضي الله عنه وقرأ هذا الکتاب على المنبر وأسمع الناس.

(١) أخرجه السيوطي في تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي: ١/٢٠٤.

آپ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جبکہ آپ نے ان کا زمانہ نہیں پایا؟ انہوں نے فرمایا: بھتیجے! یقیناً تم نے مجھ سے وہ (راز کی) بات پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی اور نے نہیں پوچھی۔ اگر میرے نزدیک تمہاری خصوصی حیثیت نہ ہوتی تو میں تمہیں یہ بات نہ بتاتا۔ میں جس زمانے میں ہوں وہ تمہارے سامنے ہے (وہ حجاج بن یوسف کا عہد تھا)، ہر وہ روایت جس میں تم نے مجھ سے سنا کہ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وہ دراصل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہوتی ہے، لیکن میں ایسے دَور میں ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کرسکتا۔''(۱)

فضائلِ علی رضی اللہ عنہ کے بیان پر امام نسائیؒ کی شہادت

البتہ پہلا طریقہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے نام کی صراحت کے ساتھ روایت بیان کی جائے تو اسے امام نسائیؒ (صاحبِ سنن) نے اختیار کیا تھا۔ جب امام نسائی دمشق میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت اس درجہ شدت اختیار کر گئی تھی کہ عام لوگ انہیں گالیاں دینے اور بُرا بھلا کہنے لگے تھے۔ امام نسائی کا دل اس تکلیف دہ حالت کی وجہ سے مغموم ہوا تو آپ ملکِ شام سے ہجرت کر کے فلسطین تشریف لے گئے۔ اس دوران سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث پر مبنی ایک کتاب تالیف کرنے کے بعد واپس لوٹے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عقیدت و محبت کے سچے جذبہ کی بناء پر آپ نے یہ کتاب برسرِ منبر پڑھ کر لوگوں کو سنائی۔

(۱) سيوطي، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ۱: ۲۰۴

فأصبح الناس في دمشق معارضين للإمام النسائي أشد معارضة وأصبحت هذه المعارضة فيما بعد سببًا لاستشهاده رحمه الله. ولو كان الحكم حينئذ في أيدي بني العباس ولكن دمشق ظلت عاصمة بني أميّة لمدة طويلة فبقيت آثارها حتى بعد زوال حكم بني أمية.

فهذه هي الحالة التي لم تكن جديرة بالذكر والتي بسببها رأى الإمام الحسن البصري رضي الله عنه بأن روايته عن الإمام علي رضي الله عنه مرسلًا فيه صلاح وخير للأمة المسلمة والإسلام. وإلّا لم يكن ممكنًا للشخص مثل سيّدنا الحسن البصري الذي قضى سبع عشرة سنة في جو المدينة وفي خدمة أمهات المؤمنين والصحابة الكبار وصلى بمسجد النبي صلى الله عليه وآله وسلم خلف سيدنا عثمان وسيدنا علي رضي الله عنهما وسمع خطبَهم كلّ يوم الجمعة أن يبقى محرومًا من السَّماع عن سيّدنا علي كرّم الله وجهه الكريم ولقائه الذي كان رجلًا مهمًا لأسرة النبي المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم وباب مدينة العلم. حيث قال صلى الله عليه وآله وسلم: ”أنا مدينة العلم وعلي بابها.“[(١)]

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٦٥، الرقم: ١١٠٦١

دمشق کے لوگوں نے امام نسائی کی شدید مخالفت کی اور یہی مخالفت بالآخر امام نسائیؒ کی شہادت کا سبب بنی۔ اگرچہ اس وقت عنانِ حکومت بنو عباس کے ہاتھ میں تھی لیکن دمشق طویل عرصہ تک بنو امیہ کے زیرِ تسلط رہا تھا لہٰذا اس کے اثرات بنو امیہ کے زوال کے بعد تک بھی قائم رہے۔

یہ تھے وہ غیر موزوں اور ناگفتہ بہ حالات جن کے سبب امام حسن بصری علیہ الرحمہ نے مناسب سمجھا کہ حضرت علی ﷛ سے ان کا مرسلاً روایت کرنا ہی درست اور امت کے لئے باعثِ خیر ہے۔ ورنہ یہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ جیسے شخص سے، جس نے سترہ سال مدینہ منورہ کی فضاؤں میں امہات المومنین اور صحابہ کرام ﷡ کی خدمت میں بسر کئے تھے اور مسجدِ نبوی میں سیدنا عثمان اور سیدنا علی ﷠ کے پیچھے نمازیں ادا کی تھیں اور ہر جمعہ کے دن ان کے خطبات سنے تھے، ممکن نہ تھا کہ وہ سیدنا علی کرّم اللہ وجھہ الکریم سے حدیث کا سماع کرنے سے محروم رہ جاتے اور ایسی ہستی کی زیارت سے مشرف نہ ہوتے جو خاندانِ رسالت مآب ﷺ کے اہم ترین فرد اور شہرِ علم کا دروازہ تھے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔''(۱)

(۱) طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۶۵، رقم: ۱۱۰۶۱

تحقيق الإمام السيوطي في سماع الحسن عن علي رضي الله عنه

نذكر الآن تحقيق الإمام السيوطي في سماع الحسن البصري رحمه الله عن سيّدنا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه من ''إتحاف الفِرقة برفو الخِرقة'' و ''تدريب الراوي على تقريب النواوي.''

(١) قال الإمام السيوطي:

إن الحسن ولد لسنتين بقيتا من خلافة عمر باتفاق، وكانت أمّه خيرة مولاة أم سلمة رضي الله عنها، فكانت أم سلمة تخرجه إلى الصحابة يباركون عليه، وأخرجته إلى عمر فدعا له:

''اللّهم فقّهه في الدّين وحَبِّبه إلى الناس.''

ذكره الحافظ جمال الدين المزي في التهذيب، وأخرجه العسكري في كتاب المواعظ بسنده، وذكر المزي أنه حضر يوم الدار وله أربع عشرة سنة، ومن المعلوم أنه من حين بلغ سبع

’سماعِ حسن بصریؒ عن علیؓ‘ کے حوالے سے امام سیوطیؒ کی تحقیق

اب ہم ’’سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے حضرت حسن بصریؒ کے سماع‘‘ کے حوالے سے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی تحقیق کا خلاصہ ان کی کتب ’’اتحاف الفرقة برفو الخرقة‘‘ اور ’’تدريب الراوي على تقريب النواوي‘‘ میں سے بیان کریں گے۔

۱۔ امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کی ولادت اس وقت ہوئی جب خلافتِ فاروقی کے دو سال باقی تھے۔ ان کی والدہ ’’خیرہ‘‘ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز تھیں، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا انہیں برکت کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس بھیجا کرتی تھیں، انہوں نے ہی آپ کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی بھیجا تو آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی:

’’اے اللہ اسے دین کا فقیہ بنا اور لوگوں کا محبوب فرما۔‘‘

حافظ جمال الدین المِزّی نے ’’تہذیب الکمال‘‘ میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور امام عسکری نے کتاب المواعظ میں اپنی سند سے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ امام مزیؒ نے بیان کیا ہے کہ شہادتِ عثمان (یوم الدار) کے وقت حسن بصریؒ وہاں موجود تھے اور ان کی عمر چودہ سال تھی۔ یہ بات قابلِ فہم ہے کیونکہ سات سال کی عمر میں بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا

سنين أمر بالصلاة، فكان يحضر الجماعة ويصلي خلف عثمان إلى أن قتل عثمان رضي الله عنه، وعلي رضي الله عنه إذ ذاک بالمدينة، فإنه لم يخرج منها إلى الكوفة إلا بعد قتل عثمان، فكيف يستنكر سماعه منه وهو كل يوم يجتمع به في المسجد خمس مرات من حين ميّز إلى أن بلغ أربع عشرة سنة؟ وزيادة على ذلک أن عليًّا كان يزور أمهات المؤمنين ومنهن أم سلمة والحسنُ في بيتها هو وأمّه.

إنه أورد المزي هذه الرواية الآتية في التهذيب عن طريق أبي نعيم قال: ثنا أبو القاسم عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن زكريا ثنا أبو حنيفة محمد بن صفية الواسطي ثنا محمد بن موسى الجرشي ثنا ثمامة بن عبيدة ثنا عطية بن محارب عن يونس بن عبيد قال: سألت الحسن قلت: يا أبا سعيد، إنک تقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وإنک لم تدركه، قال: يا ابن أخي لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه أحد قبلک، ولولا منزلتک مني ما أخبرتک، إني في زمان كما ترى. وكان في عمل الحجاج - كل شيء سمعتني أقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فهو عن علي بن أبي

ہے۔ لہٰذا آپ مسجدِ نبوی شریف میں باجماعت نماز میں حاضر ہو کر شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ تک ان کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اس وقت مدینہ منورہ میں تھے۔ وہ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ گئے تھے۔ اس لئے ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ وہ سنِ تمیز سے چودہ سال کی عمر تک روزانہ پانچ بار مسجد میں ان کے ساتھ موجود ہوتے تھے۔ مزید برآں حضرت علی رضی اللہ عنہ امہات المومنین کے ہاں حاضر ہوا کرتے تھے اور ام سلمۃ رضی اللہ عنہا بھی ان میں سے ایک ہیں جن کے گھر میں حسن بصری اور ان کی والدہ موجود ہوتے تھے۔

امام مزّی علیہ الرحمہ ''تہذیب الکمال'' میں درج ذیل روایت بطریق ابونعیم، ابو القاسم عبد الرحمٰن بن العباس بن عبد الرحمٰن بن زکریا، ابوحنیفہ محمد بن صفیہ الواسطی، محمد بن موسی الجرشی، ثمامہ بن عبیدہ، عطیہ بن محارب لائے ہیں کہ یونس بن عبید نے کہا: میں نے حسن بصری سے پوچھا: ابوسعید! آپ روایت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حالانکہ یقیناً آپ نے ان کا عہد نہیں پایا تو انہوں نے جواب دیا: اے بھتیجے! تم نے مجھ سے وہ بات پوچھی ہے جو تم سے پہلے مجھ سے کسی اور نے نہیں پوچھی، اگر میرے نزدیک تمہاری خاص حیثیت نہ ہوتی تو میں تمہیں بیان نہ کرتا۔ میں جس زمانے میں ہوں وہ تمہارے سامنے ہے، وہ حجاج بن یوسف کا دور تھا، ہر وہ روایت جس میں تم نے مجھ سے سنا کہ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وہ دراصل حضرت علی بن ابی

طالب رضي الله عنه، غير أني في زمان لا أستطيع أن أذكر عليًّا.[(١)]

(٢) وذكر الإمام السيوطي في تدريب الراوي في "الكلام في احتجاج الشافعي بالمرسل"، فقال في مرسلات الحسن:

وقال ابن المديني:

"مرسلات الحسن البصري التي رواها عنه الثقات صحاح، ما أقلّ ما يسقط منها."

وقال أبو زرعة:

"كل شيء قال الحسن قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وجدت له أصلاً ثابتاً ما خلا أربعة أحاديث."

وقال يحيى بن سعيد القطان:

"ما قال الحسن في حديثه قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلّا وجدنا له أصلًا إلّا حديثاً أو حديثين."

(١) أخرجه المزي في تهذيب الكمال، ٦/١٢٤، والسيوطي في الحاوي للفتاوي: ٥٠٨۔

طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مگر یہ کہ میں ایسے زمانے میں ہوں جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ مجبوراً نہیں کر سکتا۔(۱)

۲۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے ’’تدریب الراوی‘‘، الکلام فی احتجاج الشافعي بالمرسل، میں مرسلاتِ حسن پر تذکرہ کرتے ہوئے مزید لکھا ہے۔

امام ابن المدینی نے کہا ہے:

’’حضرت حسن بصری کی وہ مرسل روایات جنہیں ان سے ثقہ راویوں نے روایت کیا صحیح ہیں، سوائے ان معدودے چند روایات کے جن میں انقطاع ہے۔‘‘

امام ابو زُرعہ کہتے ہیں:

’’ہر وہ روایت جس میں حسن نے ’’قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) کہا ہے مجھے ان کی اصل کا ثبوت مل گیا ہے سوائے چار روایات کے۔‘‘

امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جس روایت میں بھی حسن نے ’’قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘ کہا ہے ہمیں اس کی اصل مل گئی ہے سوائے ایک یا دو حدیثوں کے۔‘‘

(۱) ۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ٦:١٢٤

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی: ٥٠٨

قال شيخ الإسلام: ولعلّه أراد ما جزم به الحسن.

وقال غيره: قال رجل للحسن: يا أبا سعيد، إنک تحدثنا فتقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فلو كنت تسنده لنا إلى من حدّثک، فقال الحسن: أيها الرجل ما كذّبنا ولا كُذِّبنا ولقد غزونا غزوة إلى خراسان ومعنا فيها ثلاثمائة من أصحاب محمد صلى الله عليه وآله وسلم.

وقال يونس بن عبيد سألت الحسن قلت: يا أبا سعيد، إنک تقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، وإنک لم تدركه؟ فقال يا ابن أخي: لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه أحد قبلک ولو لا منزلتک مني ما أخبرتک، إني في زمان كما ترى؟ وكان في زمن الحجاج، كل شيء سمعتني أقوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فهو عن علي بن أبي طالب، غير أني في زمان لا أستطيع أن أذكر علياً.(١)

(١) ذكره السيوطي في تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ١/٢٠٤۔

شیخ الاسلام (ابنِ حجر عسقلانیؒ) نے کہا ہے: شاید انہوں نے یہ ایسی احادیث کے بارے میں کہا ہے جن پر حسن نے اعتماد کیا ہے۔

ان کے علاوہ علماء نے بیان کیا ہے: ایک شخص نے حسن بصری علیہ الرحمہ سے پوچھا: اے ابو سعید! آپ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) کاش آپ ہمیں اس حدیث کی سند بھی بتا دیتے کہ آپ سے کس نے بیان کیا؟ تو حسن نے فرمایا: اے شخص! نہ ہم نے جھٹلایا اور نہ ہم جھٹلائے گئے، بلاشبہ ہم نے غزوۂ خراسان میں تین سو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی معیت میں جہاد کیا ہے۔

اور یونس بن عبید کہتے ہیں: میں نے حسن بصریؒ سے پوچھا: اے ابوسعید! آپ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جبکہ آپ نے ان کا زمانہ نہیں پایا؟ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! یقیناً تم نے مجھ سے وہ بات پوچھی ہے جو تم سے پہلے مجھ سے کسی اور نے نہیں پوچھی، اگر میرے نزدیک تمہاری خاص حیثیت نہ ہوتی تو میں تمہیں نہ بتاتا، میں جس زمانے میں ہوں وہ تمہارے سامنے ہے، وہ حجاج بن یوسف کا عہد تھا، ہر وہ روایت جس میں تم نے مجھ سے سنا کہ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، لیکن میں ایسے دَور میں ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کرسکتا۔''(۱)

(۱) سیوطی، تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي، ۱: ۲۰۴

فصل في أخذ الإمام أبي سعيد الحسن بن أبي الحسن اليسار البصريؒ عن سيّدنا الإمام علي بن أبي طالب رضي الله عنه وروايته عنه

١. **وروى** الإمام الترمذي (المتوفى ٢٧٩هـ) واللفظ له والنسائي وأحمد والحاكم قال: **حدثنا** محمد بن يحيي القُطَعي البصري **حدثنا** همّام **عن** قتادة **عن** الحسن البصري **عن** علي رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ:

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتَّى يَعْقِلَ.(١)

(١) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب ما جاء فيمن لا يجب عليه الحد، ٤/٣٢، الرقم: ١٤٢٣، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن غريب، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٢٤، الرقم: ٧٣٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٨، الرقم: ٩٥٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٣٠، الرقم: ٨١٧٠

فصل

حسن بصریؒ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث

اب ہم ذیل میں ایسی روایات کا تذکرہ کر رہے ہیں جو امام حسن بصریؒ نے براہِ راست حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں۔

۱۔ امام ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) نے روایت کیا اور یہ متن انہی کا ہے، امام نسائی، احمد اور حاکم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ہم سے محمد بن یحییٰ القطعی البصری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم سے ہمام نے بیان کیا، انہوں نے قتادہ سے روایت کیا اور وہ حضرت حسن بصری سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، یقیناً حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تین (قسم کے لوگوں) سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور پاگل سے یہاں تک کہ وہ صحیح ہو جائے۔''(۱)

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الحدود عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب ما جاء فیمن لا یجب علیه الحد، ۴: ۳۲، رقم: ۱۴۲۳، وقال أبو عیسی: هذا حدیث حسن غریب۔

۲۔ نسائی، السنن الکبری، ۴: ۳۲۴، رقم: ۷۳۴۶

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۸، رقم: ۹۵۶

۴۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۴۳۰، رقم: ۸۱۷۰

٢۔ **وروى** الإمام أحمد (المتوفى ٢٤١هـ) واللفظ له والبيهقي وضياء الدين المقدسي قال: **حدثنا** هُشيم أنبأنا يونس **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ:

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمُصَابِ حَتّٰى يُكْشَفَ عَنْهُ.(١)

٣۔ **وروى** الإمام أحمد أيضاً: **حدثنا** محمد بن جعفر **حدثنا** سعيد **عن** قتادة **عن** الحسن أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَرَادَ أَنْ يَرْجُمَ مَجْنُوْنَةً فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رضي الله عنه: مَا لَكَ ذٰلِكَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ:

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الطِّفْلِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَبْرَأَ أَوْ يَعْقِلَ فَأَرَادَ عَنْهَا

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٦، الرقم: ٩٤٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٦٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/٤١، الرقم: ٤١٥

۲۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ (متوفی ۲۴۱ھ)، امام بیہقی اور ضیاء الدین المقدسی نے روایت کیا۔ (یہ متن مسند احمد کا ہے) امام احمد کہتے ہیں: ہم سے ہشیم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں یونس نے خبر دی اور وہ حسن بصری سے جبکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

’’تین (قسم کے) لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور بے ہوش سے یہاں تک کہ وہ ہوش میں آ جائے۔‘‘(۱)

۳۔ امام احمد ہی نے روایت کیا کہ ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی، ان سے سعید نے بیان کیا، انہوں نے قتادہ سے اور انہوں نے حسن بصری سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دیوانی عورت کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، آپ ایسا نہیں کر سکتے، اور بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے:

’’تین (قسم کے) لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: سونے والے سے یہاں تک کہ وہ جاگ جائے، بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ وہ صحیح ہو جائے یا عقل مند

---

(۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۶، رقم: ۹۴۰

۲۔ بیہقی، السنن الکبری، ۸: ۲۶۵

۳۔ مقدسی، الأحادیث المختارة، ۲: ۴۱، رقم: ۴۱۵

عُمَرُ رضي الله عنه.[(١)]

٤۔ وروى الإمام النسائي (المتوفى ٣٠٣هـ): **أخبرنا** علي بن حُجر قال: **حدثنا** يزيد بن هارون قال: **حدثنا** حميد **عن** الحسن قال: **قال** علي رضي الله عنه:

أَمَّا إِذَا أَوْسَعَ اللهُ فَأَوْسِعُوْا أَعْطُوْا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ غَيْرِهِ.[(٢)]

٥۔ وروى الإمام النسائي قال: **أنبا** الحسن بن إسحاق المروزي قال: **حدثنا** شاذ بن فياض البصري **عن** عمر بن إبراهيم البصري **عن** قتادة **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه **عن** النبي صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.[(٣)]

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٤٠، الرقم: ١١٨٣

(٢) أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب الحنطة، ٥/٥٢، الرقم: ٢٥١٥، وفي السنن الكبرى، باب الدقيق في زكاة الفطر، ٢/٢٨، الرقم: ٢٢٩٤

(٣) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب الصيام، ٢/٢٢٢، الرقم: ٣١٦١

ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے رجم کا ارادہ ترک کر دیا۔‘‘[۱]

۴۔ امام نسائی (متوفی ۳۰۳ھ) روایت کرتے ہیں کہ ہمیں علی بن حجر نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا، ان سے حمید نے بیان کیا، وہ حسن بصریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’یقیناً جب اللہ تعالیٰ توفیق دے تو وسعت کا مظاہرہ کرو اور ایک صاع گندم وغیرہ کا صدقہ ادا کیا کرو۔‘‘[۲]

۵۔ اور امام نسائی نے ہی روایت کیا ہے کہ ہمیں حسن بن اسحاق المروزی نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شاذ بن فیاض البصری نے بیان کیا، انہوں نے عمر بن ابراہیم البصری سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے حسن بصریؒ سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

’’پچھنے لگانے ولگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘[۳]

(۱) احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۴۰، رقم: ۱۱۸۳

(۲) ۱۔ نسائی، السنن، کتاب الزکاۃ، باب الحنطۃ، ۵: ۵۲، رقم: ۲۵۱۵

۲۔ أیضاً، السنن الکبری، باب الدقیق في زکاۃ الفطر، ۲: ۲۸، رقم: ۲۲۹۴

(۳) نسائی، السنن الکبری، کتاب الصیام، ۲: ۲۲۲، رقم: ۳۱۶۱

٦۔ **وروى** الإمام النسائي بسند آخر قال: **أخبرني** أبو بكر بن علي قال: **حدثنا** شريح قال: **حدثنا** محمد بن يزيد **عن** أبي العلاء **عن** قتادة **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه نحوه.(١)

٧۔ **وروى** الإمام النسائي أيضاً قال: **أخبرني** زكريا بن يحيى السجستاني قال: **حدثنا** عمرو بن عيسى قال: **حدثنا** عبد الأعلى قال: **حدثنا** سعيد **عن** قتادة **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه نحوه.(٢)

٨۔ **وروى** الإمام النسائي أيضاً قال: **أخبرني** أبو بكر بن علي قال: **حدثنا** محمد بن المنهل قال: **حدثنا** ابن زريع قال: **حدثنا** بن أبي عروبة **عن** مطر **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه **عن** النبي صلى الله عليه وآله وسلم نحوه.(٣)

---

(١) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب الصيام، ٢/٢٢٣، الرقم: ٣١٦٢

(٢) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب الصيام، ٢/٢٢٣، الرقم: ٣١٦٣

(٣) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب الصيام، ٢/٢٢٣، الرقم: ٣١٦٤

۶۔ امام نسائی نے دوسری سند سے روایت کیا کہ مجھے ابوبکر بن علی نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے شریح نے بیان کیا، انہیں محمد بن یزید نے بیان کیا، انہوں نے ابو العلاء سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے حسن بصریؒ سے اور انہوں نے اسی طرح کے الفاظ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیے۔(۱)

۷۔ امام نسائی نے اسی طرح زکریا بن یحیٰی السجستانی، عمرو بن عیسیٰ، عبدالاعلیٰ، سعید، قتادہ کے طریق سے حضرت حسن بصریؒ کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے۔(۲)

۸۔ امام نسائی نے پھر ایک اور سند ابوبکر بن علی، محمد بن المنہال، ابنِ زریع، ابنِ ابی عروبہ، مطر، حسن بصریؒ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی متن کو روایت کیا ہے۔(۳)

(۱) نسائی، السنن الکبری، کتاب الصیام، ۲: ۲۲۳، رقم: ۳۱۶۲
(۲) نسائی، السنن الکبری، کتاب الصیام، ۲: ۲۲۳، رقم: ۳۱۶۳
(۳) نسائی، السنن الکبری، کتاب الصیام، ۲: ۲۲۳، رقم: ۳۱۶۴

٩۔ **وروى** الإمام ابن ماجه (المتوفى ٢٧٥هـ) قال: **حدثنا** هارون بن عبد الله الحمّال **حدثنا** ابن أبي فُديک **عن** الخليل بن عبد الله **عن** الحسن **عن** علي بن أبي طالب وأبي الدرداء وأبي هريرة وأبي أمامة الباهلي وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عمرو وجابر بن عبد الله وعمران بن الحصين رضي الله عنهم كلهم يحدّث **عن** رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ أَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَدَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِ ذَلِکَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ [القرآن، البقرة، ٢: ٢٦١].(١)

---

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل النفقة في سبيل الله تعالى، ٢/٩٢٢، الرقم: ٢٧٦١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٦٢، الرقم: ١٩٣٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣/٣٠٥

۹۔ امام ابنِ ماجہ (متوفی ۲۷۵ھ) نے روایت کرتے ہوئے کہا: ہم سے ہارون بن عبد اللہ الحمال نے بیان کیا، ان سے ابنِ ابی فدیک نے بیان کیا، انہوں نے خلیل بن عبداللہ سے روایت کیا، انہوں نے حضرت حسن بصریؒ سے اور انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب، ابو الدرداء، ابو ہریرہ، ابو اُمامہ الباہلی، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمرو، جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے اور وہ سب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جس شخص نے (راہِ خدا میں جہاد کے لئے) اخراجات فراہم کیے اور وہ خود گھر میں ہی مقیم رہا تو اسے ایک درہم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ملے گا، اور جو خود بھی جہاد کے لیے نکلا اور اس کارِ خیر میں مال بھی خرچ کیا تو اسے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:

’’اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اضافہ فرما دیتا ہے۔‘‘ (البقرة، ۲: ۲۶۱)[۱]

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الجهاد، باب فضل النفقة في سبيل الله تعالى، ۲: ۹۲۲، رقم: ۲۷۶۱
۲۔ منذری، الترغیب والترھیب، ۲: ۱۶۲، رقم: ۱۹۳۴
۳۔ قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ۳: ۳۰۵

١٠۔ **وروى** الإمام عبد الرزاق (المتوفى ٢١١ﻫ): **عن** معمر **عن** قتادة **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه قَالَ:

أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.(١)

١١۔ **وروى** ابن منصور (المتوفى ٢٢٧ﻫ) قال: **حدثنا** هُشيم **أخبرنا** يونس **عن** الحسن **عن** عمر وعلي رضى الله عنهما:

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ ...... الحديث.(٢)

١٢۔ **وروى** الإمام ابن أبي شيبة (المتوفى ٢٣٥ﻫ) قال: **حدثنا** ابن علية **عن** ابن أبي عروبة **عن** مطر **عن** الحسن قال: قال علي رضي الله عنه:

أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.(٣)

١٣۔ **وروى** الإمام ابن أبي شيبة أيضاً قال: **حدثنا** أبوبكر قال: **نا** ابن فضيل **عن** عطاء بن السائب **عن** الحسن

(١) أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٢١٠، الرقم: ٧٥٢٤

(٢) أخرجه سعيد بن منصور في السنن، ٢/٩٥، الرقم: ٢٠٨٢

(٣) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٠٧، الرقم: ٩٣٠٥

١٠۔ امام عبد الرزاق (متوفی ٢١١ھ) نے معمر سے روایت کیا، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے حسن بصریؒ سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘(١)

١١۔ امام ابنِ منصور (متوفی ٢٢٧ھ) نے روایت کیا کہ ہم سے ھیشم نے بیان کیا، انہیں یونس نے خبر دی، انہوں نے حسن بصریؒ سے اور وہ سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

’’تین لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے .... الخ‘‘(٢)

١٢۔ امام ابنِ ابی شیبہ (متوفی ٢٣٥ھ) نے روایت کیا کہ ہم سے ابنِ عُلَیَّہ نے بیان کیا، انہوں نے ابنِ ابی عروبہ سے روایت کیا، انہوں نے مطر سے اور انہوں نے حسن بصریؒ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’پچھنے لگانے ولگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘(٣)

١٣۔ امام ابنِ ابی شیبہ ہی نے روایت کیا ہے کہ ہمیں ابنِ فضیل نے خبر دی، انہوں نے عطاء بن سائب سے روایت کیا، انہوں نے حسنؒ سے،

(١) عبد الرزاق، المصنف، ٤: ٢١٠، رقم: ٧٥٢٤

(٢) سعيد بن منصور، السنن، ٢: ٩٥، رقم: ٢٠٨٢

(٣) ابن ابي شيبه، المصنف، ٢: ٣٠٧، رقم: ٩٣٠٥

عن علي رضي الله عنه قال: هي ثلاث.(١)

١٤۔ وروى الإمام ابن أبي شيبة: حدثنا ابن علية عن ليث عن الحسن قال: قال علي رضي الله عنه: طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُوَمَةٍ عَرَفَ النَّاسَ وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ وَعَرَفَهُ اللهُ مِنْهُ بِرِضْوَانٍ أُولٰئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدٰى يُجْلَى عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ وَيُدْخِلُهُمُ اللهُ فِي رَحْمَتِهِ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِالْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ وَلَا بِالْجُفَاةِ الْمُرَائِيْنَ.(٢)

١٥۔ وروى الإمام هناد (المتوفى ٢٤٣هـ) قال: حدثنا ابن فضيل عن ليث عن الحسن عن علي رضي الله عنه نحوه.(٣)

١٦۔ وروى الإمام الدارمي (المتوفى ٢٥٥هـ) قال: أخبرنا أبو النعمان حدثنا وهيب حدثنا يونس عن الحسن

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، 'ما قالوا في الخلية/ ما قالوا في البرية، ٤/ ٩٣۔ ٩٤، الرقم: ١٨١٥٢، ١٨١٥٦۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كلام علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٧/ ١٠٠، الرقم: ٣٤٤٩٧، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/ ٣٢٥۔

(٣) أخرجه هناد ابن السري في الزهد، ٢/ ٤٣٧، الرقم: ٨٦١

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا: ''(کنایہ سے تین بار طلاق دینے سے) تین ہی ہوتی ہیں۔''(۱)

۱۴۔ امام ابنِ ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابنِ عُلَیَّہ نے بیان کیا، انہوں نے لیث سے، انہوں نے حسن بصریؒ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے فرمایا: ''بشارت ہے عاجزی کرنے والے ہر شخص کے لیے کہ وہ لوگوں کو جانتا ہے اور لوگ اسے نہیں جانتے، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی پہچان راضی برضا رہنا ہے، یہی لوگ ہدایت کے چراغ ہیں جن سے ہر تاریک فتنے کو روشنی میں بدل دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت (کے سائے) میں لے لیتا ہے اور یہ لوگ اسرار کو افشا کرنے والے اور جھگڑالو ریاکار نہیں ہوتے۔''(۲)

۱۵۔ امام ہنّاد (متوفی ۲۴۳ھ) نے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابنِ فضیل نے بیان کیا، انہوں نے لیث سے، انہوں نے حسن بصریؒ سے اور انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا۔(۳)

۱٦۔ امام دارمی (متوفی ۲۵۵ھ) نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ابو النعمان نے خبر دی، ان سے وهیب نے بیان کیا، انہیں یونس نے بیان

(۱) ابن أبي شيبة، المصنف، ما قالوا في الخلية/ ما قالوا في البرية، ۴:۹۳-۹۴، رقم: ۱۸۱۵۲، ۱۸۱۵٦

(۲) ۱۔ ابن أبي شيبه، المصنف، كلام علي ابن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۷:۱۰۰، رقم: ۳۴۴۹۷

۲۔ ابن جوزی، صفوة الصفوة، ۱: ۳۲۵

(۳) هناد ابن السرى، الزهد، ۲: ۴۳۷، رقم: ۸٦۱

أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه كَانَ يُشْرِكُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ إِلَى السُّدُسِ.(١)

١٧. وروى الإمام البزار (المتوفى ٢٩٢هـ) قال: **حدثنا** محمد بن معمر قال **نا** روح بن عبادة قال **نا** أشعث **عن** الحسن قال: **قَالَ عَلِيٌّ** رضي الله عنه:

كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوْءُ.(٢)

١٨. وروى الإمام أبو يعلى (المتوفى ٣٠٧هـ) كما قال الحافظ ابن حجر: وقع في مسند أبي يعلى قال: **ثنا** جويرية بن أشرس قال: **أنا** عتبة بن أبي الصهباء الباهلي قال: سمعت الحسن يقول: سمعت عليا رضي الله عنه يقول: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم:

مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ.

---

(١) أخرجه الدارمي في السنن، كتاب الفرائض، باب قول علي رضي الله عنه في الجد، ٢/٤٥٣، الرقم: ٢٩٢٠، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/٢١، وفي تغليق التعليق، ٥/٢٢٠

(٢) أخرجه البزار في المسند، ٢/١٧٧، الرقم: ٥٥٢

کیا، انہوں نے حضرت حسن بصریؒ سے روایت کیا کہ

''بے شک حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ دادا کو اولاد کے ساتھ وراثت کے چھٹے حصے میں شریک کرتے تھے۔''(۱)

۱۷۔ امام بزار (متوفی ۲۹۲ھ) روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن معمر نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں روح بن عبادہ نے اور انہیں اشعث نے بیان کیا، وہ حضرت حسن بصریؒ سے، انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں کثرتِ مذی کا شکار تھا، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس پر وضو ہی کافی ہے۔''(۲)

۱۸۔ امام ابو یعلی (متوفی ۳۰۷ھ) نے روایت کیا جیسا کہ حافظ ابنِ حجر نے کہا ہے کہ مسند ابو یعلی میں ہے، ابو یعلی نے کہا: ہمیں جویریہ بن اشرس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں عتبہ بن ابی صہباء باہلی نے خبر دی، انہوں نے کہا میں نے حسن بصریؒ کو کہتے سنا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کی مثال بارش کی سی ہے۔''

(۱) ۱۔ دارمی، السنن، كتاب الفرائض، باب قول علي رضی اللہ عنہ في الجد، ۲: ۴۵۳، رقم: ۲۹۲۰

۲۔ عسقلانی، فتح الباري، ۱۲: ۲۱

(۲) بزار، المسند، ۲: ۱۷۷، رقم: ۵۵۲

وقال السيوطي: قال محمد بن الحسن بن الصيرفي شيخ شيوخنا: هذا نص صريح في سماع الحسن من علي رضي الله عنه. ورجاله ثقات، جويرية وثّقه ابن حبان، وعتبة وثّقه أحمد وابن معين.(١)

١٩۔ **وروى** الإمام أبو جعفر الطبري (المتوفى ٣١٠هـ) قال: **حدثنا** بن حميد قال: **ثنا** بن المبارك **عن** بن عيينة **عن** إسرائيل أبي موسى **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه قَالَ:

فِيْنَا وَاللهِ أَهْلَ بَدْرٍ نَزَلَتْ ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَo﴾ [القرآن، الحجر، ١٥: ٤٧].(٢)

٢٠۔ **وروى** الإمام أبو جعفر الطبري أيضاً قال: **حدثنا** ابن بشار قال: **ثنا** ابن أبي عدي **عن** حميد **عن** الحسن

---

(١) أخرجه السّيوطي في الحاوي للفتاوي: ٥١٠، وذكره أيضاً المباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤/٥٧١

(٢) أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٨/١٨٣

امام سیوطی اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ الشیوخ محمد بن حسن بن الصیرفی نے فرمایا: یہ امام حسن بصریؒ کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے پر نصِّ صریح ہے۔ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔ جویریہ کو ابنِ حبان نے اور عتبہ کو امام احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔(۱)

۱۹۔ امام ابو جعفر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) کہتے ہیں: ہم سے ابنِ حمید نے بیان کیا، ان سے ابن المبارک نے بیان کیا، انہوں نے ابنِ عیینہ، انہوں نے اسرائیل ابوموسیٰ سے، انہوں نے حضرت حسن بصریؒ سے، اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! ہم اہلِ بدر کے بارے یہ آیت نازل ہوئی:

''اور ہم وہ ساری کدورت باہر کھینچ لیں گے جو (دنیا میں) ان کے سینوں میں (مغالطہ کے باعث ایک دوسرے سے) تھی، وہ (جنت میں) بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔''(الحجر، ۱۵: ۴۷)(۲)

۲۰۔ امام ابو جعفر طبری نے ہی روایت کیا، فرماتے ہیں: ہم سے ابنِ بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابنِ ابی عدی نے بیان کیا، انہوں نے حمید سے، انہوں نے حسنؒ سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۱) ۱۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۵۱۰
۲۔ مبارکپوری، تحفۃ الأحوذي، ۴: ۱۷۵
(۲) طبری، جامع البیان في تفسیر القرآن، ۸: ۱۸۳

عن علي رضي الله عنه في قوله تعالى: ﴿وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِo﴾ [القرآن، ق، ٥٠: ٤٠] قَالَ: الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.(١)

٢١۔ **وروى** الإمام الطحاوي (المتوفى ٣٢١ھ) قال: **حدثنا** أحمد بن داود قال: **ثنا** أبوعمر الحوضي، قال: **ثنا** حمام **عن** قتادة **عن** الحسن و خلاس بن عمرو، أن عليًّا رضي الله عنه قال في الرهن:

يَتَرَادَّانِ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ جَمِيْعًا، فَإِنْ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، بَرِئَ......الحديث.(٢)

٢٢۔ **وروى** الإمام الطحاوي أيضاً قال: **حدثنا** ابن مرزوق قال: **ثنا** عمرو بن رزين قال: **ثنا** هشام بن حسان **عن** الحسن **عن** خمسة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم **منهم** علي بن أبي طالب وعبد الله بن مسعود وحذيفة بن اليمان وعمران بن حصين رضي الله عنهم ورجل آخر

(١) أخرجه الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٦/١٨٢

(٢) أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، كتاب الرهن، باب الرهن يهلك في يد المرتهن كيف حكمه، ٤/١٠٣، الرقم: ٥٧٦٨

سے روایت کیا کہ آپ نے آیتِ کریمہ ’’وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ‘‘ (ق، ۵۰: ۴۰) کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’(اس سے مراد) مغرب کی نماز کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔‘‘(۱)

۲۱۔ امام طحاوی (متوفی ۳۲۱ھ) نے روایت کیا، کہتے ہیں: ہم سے احمد بن داوٗد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے ابو عمر الحوضی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: ہم سے حمام نے بیان کیا، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے حسن بصریؒ اور خلاسؒ بن عمرو سے روایت کیا کہ بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رہن کے بارے میں فرمایا:

’’وہ دونوں کمی یا زیادتی کو واپس لوٹائیں گے پھر اگر سامان کسی آفت کا شکار ہو جائے تو رہن رکھنے والا بری ہے۔‘‘(۲)

۲۲۔ امام طحاوی دوسری سند سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہم سے ابنِ مرزوق نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے عمرو بن رزین نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے ہشام بن حسان نے بیان کیا، انہوں نے حسن بصریؒ سے اور انہوں نے پانچ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا، جن میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت عمران بن حصین، ایک اور بھی ہیں:

(۱) طبری، جامع البیان في تفسیر القرآن، ۲۶: ۱۸۲

(۲) طحاوی، شرح معاني الآثار، کتاب الرهن، باب الرهن يهلك في يد المرتهن کيف حکمه، ۴: ۱۰۳، رقم: ۵۷۶۸

أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءاً.(١)

٢٣۔ **وروى** الإمام الدارقطني (المتوفى ٣٨٥ھ) واللفظ له والبيهقي قال: **حدثنا** أحمد بن محمد بن زياد القطان **نا** الحسن بن علي بن شبيب المعمري قال: **سمعت** محمد بن صدران السلمي يقول: **حدثنا** عبد الله بن ميمون المرائي **نا** عوف **عن** الحسن أو خلاس **عن** علي رضي الله عنه شك ابن ميمون أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ قَدْ جُعِلَتْ إِلَيْکَ هَذِهِ السَّبْقَةُ بَيْنَ النَّاسِ......الحديث.(٢)

٢٤۔ **وروى** الإمام الدارقطني أيضاً قال: **حدثنا** علي بن عبد الله بن مبشر **ثنا** أحمد بن سنان **ثنا** يزيد بن هارون **ثنا**

---

(١) أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، كتاب في الطهارة، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء أم لا، ١/٧٨، الرقم: ٤٦٥۔

(٢) أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب السبق بين الخيل، ٤/٣٠٥، الرقم: ٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٢، والنووي في تهذيب الأسماء، ٣/١٣٧، وابن قدامة في المغني، ٩/٣٧٣، والشوكاني في نيل الأوطار، ٨/٢٤٣

''یہ سب حضرات شرمگاہ کو چھونے سے وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔''(۱)

۲۳۔ امام دارقطنی (متوفی ۳۸۵ھ) اور امام بیہقی نے روایت کیا، یہ متن امام دارقطنی کا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم سے احمد بن محمد بن زیاد القطان نے بیان کیا، ان سے حسن بن علی بن شبیب المعمری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: میں نے محمد بن صدران السلمی کو کہتے سنا کہ ہم سے عبد اللہ بن میمون المرائی نے بیان کیا، ان سے عوف نے بیان کیا، انہوں نے حسن بصری یا خلاس سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (ابنِ میمون کو یہاں شبہ ہوا ہے) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے علی! لوگوں کے سامنے اب یہ (چیلنج) مقابلہ تمہیں سونپا جاتا ہے......الخ''(۲)

۲۴۔ امام دارقطنی نے ہی روایت کیا، انہوں نے کہا: ہم سے علی بن عبد اللہ بن مبشر نے بیان کیا، ان سے احمد بن سنان نے، ان سے یزید

---

(۱) طحاوی، شرح معاني الآثار، کتاب في الطهارة، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء أم لا، ۱: ۷۸، رقم: ۴۶۵

(۲) ۱۔ دارقطني، السنن، کتاب السبق بين الخيل، ۴: ۳۰۵، رقم: ۲۲
۲۔ بيهقي، السنن الکبری، ۱۰: ۲۲
۳۔ نووی، تهذيب الأسماء، ۳: ۱۳۷
۴۔ ابن قدامه، المغني، ۹: ۳۷۳
۵۔ شوکاني، نيل الأوطار، ۸: ۲۴۳

حميد الطويل **عن** الحسن قال: **قال** علي رضي الله عنه:

إِذَا وَسَّعَ اللهُ عَلَيْكُمْ فَاجْعَلُوْهُ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَغَيْرِهِ.(١)

٢٥ـ وروى الإمام الدارقطني قال: **نا** عبد الله بن محمد بن عبد العزيز **نا** داود بن رشيد **نا** أبو حفص الأبار **عن** عطاء بن السائب **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه قال:

اَلْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَـلَاثًا، لَا تَحِلُّ لَهُمُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا.(٢)

٢٦ـ وروى الإمام أبونعيم (المتوفى ٤٣٠هـ) بسنده قال: **حدثنا** عبد الله بن محمد **ثنا** أبو يحيى الرازي

---

(١) أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب زكاة الفطر، ٢/١٥٢، الرقم: ٦٥

(٢) أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الطلاق و الخلع والايلاء وغيره، ٤/١٣٤، الرقم: ٨٦، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣/١٣٤، والشوكاني في نيل الأوطار، ٧/١٣

بن ہارون نے، ان سے حمید الطّویل نے بیان کیا، انہوں نے حضرت حسن بصریؒ سے، انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’جب اللہ تعالیٰ تمہیں وسعت دے تو اس میں سے ایک صاع گندم وغیرہ کا صدقہ ادا کر دیا کرو۔‘‘(۱)

۲۵۔ امام دارقطنی نے روایت کیا، انہوں نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نے بیان کیا، انہیں داؤد بن رشید نے بیان کیا، انہیں ابو حفص اُبار نے بیان کیا، انہوں نے عطاء بن سائب سے، انہوں نے حسنؒ سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا:

’’خلیہ، بریہ، بتہ، بائن اور حرام تین طلاقیں ہیں، چنانچہ عورت طلاق دینے والے کے لئے حلال نہیں ہو گی جب تک کہ وہ اس کے علاوہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔‘‘(۲)

۲۶۔ امام ابو نعیم (متوفی ۴۳۰ھ) نے اپنی سند سے روایت کیا، انہوں نے کہا: ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، ان سے ابو یحییٰ الرازی نے، ان سے

---

(۱) دار قطنی، السنن، کتاب زکاۃ الفطر، ۲: ۱۵۲، رقم: ۶۵

(۲) ۱۔ دار قطنی، السنن، کتاب الطلاق والخلع والایلاء وغیرہ، ۴: ۱۳۴، رقم: ۸۶

۲۔ قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ۳: ۱۳۴

۳۔ شوکانی، نیل الأوطار، ۷: ۱۳

فقہاء کرام کی تصریحات کے مطابق خلیہ، بریہ، بتہ اور بائن وغیرہ وہ الفاظ ہیں جن کے استعمال سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ (مترجم)

ثنا هناد **ثنا** ابن فضيل **عن** ليث **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه قال:

طُوْبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُؤَمَةٍ ......إلى آخر الرواية.(١)

٢٧. **وروى** الإمام البيهقي (المتوفى ٤٥٨ﻫ) قال: **أخبرنا** أبوالحسن علي بن محمد بن علي المقري **أنبأنا** الحسن بن محمد بن إسحاق **ثنا** يوسف بن يعقوب القاضي **ثنا** محمد بن أبي بكر **ثنا** يزيد بن زريع **ثنا** ابن أبي عروبة **عن** قتادة **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم:

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيْرِ حَتَّى يَبْلُغَ الْحِنَثَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتَّى يَفِيْقَ.(٢)

٢٨. **وروى** الإمام البيهقي أيضاً قال: **أخبرنا** أبو عبد الله الحافظ **أنبأنا** أبو محمد الحسن بن محمد الإسفرائيني **ثنا** محمد بن

---

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ١/٧٦

(٢) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣٢٥، الرقم: ٨٣٩٥

ہناد نے، ان سے ابنِ فضیل نے، انہوں نے لیث سے، انہوں نے حسن بصریؒ سے اور انہوں نے حصرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا: آپؓ نے فرمایا:

’’بشارت ہے عاجزی کرنے والے ہر شخص کے لیے ...... الخ۔‘‘(۱)

۲۷۔ امام بیہقی (۴۵۸ھ) نے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علی المقری نے خبر دی، انہیں حسن بن محمد بن اسحاق نے خبر دی، ان سے قاضی یوسف بن یعقوب نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابی بکر، ان سے یزید بن زریع، ان سے ابنِ ابی عروبہ نے بیان کیا، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے حسن بصریؒ سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ نے کہا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بلوغت کو پہنچ جائے اور دیوانے سے یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے۔‘‘(۲)

۲۸۔ امام بیہقی نے ہی روایت کیا، انہوں نے کہا: ہمیں حافظ ابو عبد اللہ نے خبر دی، انہیں ابو محمد حسن بن محمد الاسفرائینی نے خبر دی، ان سے محمد بن

(۱) أبو نعیم، حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء، ۱: ۷۶

(۲) بیہقی، السنن الکبری، ۴: ۳۲۵، رقم: ۸۳۹۵

أحمد بن البراء **ثنا** علي بن المديني قال **رواه** مطر **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه **عن** النبي صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ:

أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.(١)

٢٩۔ وقال الخطيب (المتوفى ٤٦٣ھ) في تاريخه: **أخبرنا** الحسن بن أبي بكر **أخبرنا** أبوسهل أحمد بن محمد بن عبد الله بن زياد القطان **حدثنا** محمد بن غالب **حدثنا** يحيى بن عمران في شارع دار الرقيق **حدثنا** سليمان بن أرقم **عن** الحسن **عن** علي رضي الله عنه قال:

كَفَّنْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي قَمِيصٍ أَبْيَضَ وَثَوْبَي حِبَرَةٍ.(٢)

٣٠۔ وروى جعفر بن محمد بن محمد في كتاب "العروس" قال: **ثنا** وكيع **عن** الربيع **عن** الحسن **عن** علي بن أبي طالب رضي الله عنه رفعه:

---

(١) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، باب الحديث الذي روي في الإفطار بالحجامة، ٤/٢٦٥، الرقم: ٨٠٦٥

(٢) أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/١٦٢، الرقم: ٧٤٧٧

احمد بن البراء، ان سے علی بن المدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مطر نے حسنؒ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’پچھنے لگانے ولگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘(۱)

۲۹۔ خطیب بغدادی (متوفی ۴۶۳ھ) نے اپنی تاریخ میں بیان کیا:

ہمیں حسن بن ابی بکر، انہیں ابو سہل احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زیاد القطان نے خبر دی، ان سے محمد بن غالب، ان سے یحییٰ بن عمران نے (دار الرقیق کے راستے میں) بیان کیا، انہیں سلیمان بن ارقم نے بیان کیا، انہوں نے حسنؒ سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا:

’’میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سفید قمیض اور دو یمنی چادروں کا کفن دیا۔‘‘(۲)

۳۰۔ امام جعفر بن محمد بن محمد نے ’’کتاب العروس‘‘ میں روایت کیا:

انہوں نے کہا: ہم سے وکیع نے بیان کیا، انہوں نے ربیع سے روایت کیا، انہوں نے حسنؒ اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا:

(۱) بیہقی، السنن الکبری، باب الحدیث الذي روي في الإفطار بالحجامة، ۲۶۵:۴، رقم: ۸۰۶۵

(۲) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۴: ۱۲۲، رقم: ۷۴۷۷

مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: صَلَوَاتُ اللهِ عَلَى آدَمَ، غَفَرَ اللهُ لَهُ الذُّنُوبَ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ.(١)

٣١ـ قال الحافظ أبوبكر بن مسدي في مسلسلاته: صافحت أبا عبد الله محمد بن عبد الله بن عيسوي النغزوي بها، قال: صافحت أبا الحسن علي ابن سيف الحصري بالإسكندرية ﴿ح﴾ وصافحت أيضا أبا القاسم عبد الرحمن بن أبي الفضل المالكي بالإسكندرية قال: صافحت شبل بن أحمد بن شبل قدم علينا قال: كل واحد منهما: صافحت أبا محمد عبد الله بن مقبل بن محمد العجيني قال: صافحت محمد بن الفرج بن الحجاج السلسكي قال: صافحت أبا مروان عبد الملك ابن أبي ميسرة قال: صافحت أحمد بن محمد النغروي بها قال: صافحت أحمد الأسود قال: صافحت ممشاد الدينوري قال: صافحت علي بن الرزيني

(١) أخرجه السيوطي في الحاوي للفتاوي: ٥١٠، وقال: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس من طريقه

’’جس شخص نے ہر روز تین بار پڑھا: صَلَوٰاتُ اللهِ عَلٰی آدَمَ (آدم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔) اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔‘‘(۱)

۳۱۔ حافظ ابو بکر بن مسدی نے اپنی ’’مسلسلات‘‘ میں بیان کیا ہے کہ میں نے ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن عیسوی النغزوی سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے اسکندریہ میں ابو الحسن علی بن سیف الحصری سے مصافحہ کیا، (ح) اور میں نے ہی ابوالقاسم عبد الرحمٰن بن ابو الفضل المالکی سے اسکندریہ میں مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے شبل بن احمد بن شبل سے مصافحہ کیا جب وہ ہمارے ہاں تشریف لائے تھے، ان دونوں نے کہا: میں نے ابو محمد عبد اللہ بن مقبل بن محمد العجینی سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے محمد بن الفرج بن الحجاج السلسکی سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے ابو مروان عبدالملک ابن ابی میسرہ سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے احمد بن النغروی سے وہیں مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے احمد الأسود سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے ممشاد الدینوری سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے علی بن الرزینی الخراسانی سے مصافحہ کیا،

---

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۵۱۰

امام سیوطی نے کہا ہے: دیلمی نے مسند الفردوس میں اس حدیث کو اپنے طریق سے روایت کیا ہے۔

الخراساني قال: صافحت عيسى القصَّار قال: صافحت الحسن البصري قال: صافحت علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: صافحت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال:

صافحت كفي هذه سرادقات عرش ربي عزوجل.

قال ابن مسدي: غريب لا نعلمه إلا من هذا الوجه وهذا إسناد صوفي.[1]

٣٢۔ **وروى** الإمام اللالكائي (المتوفى ٤١٨ھ) قول الحسن البصري في ''السنة'' قال (يعني اللالكائي): **أنا** أحمد بن محمد الفقيه **أنا** محمد بن أحمد بن حمدان **ثنا** تميم بن محمد **ثنا** نصر بن علي **ثنا** محمد بن سواء **ثنا** سعيد بن أبي عروبة **عن** عامر الأحول **عن** الحسن، قال:

شَهِدْتُ عَلِيًّا رضي الله عنه بِالْمَدِيْنَةِ وَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوْا: قُتِلَ عُثْمَانُ قَالَ: اَللَّهُمَّ اشْهَدْ أَنِّي لَمْ أَرْضَ وَلَمْ أُمَالِيءْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.[2]

(١) أخرجه السيوطي في الحاوي للفتاوي: ٥١١

(٢) أخرجه السيوطي في الحاوي للفتاوي: ٥١٠

انہوں نے کہا: میں نے عیسیٰ قصّار سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے حسن بصریؒ سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’میں نے ان ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے عرشِ الٰہی کے پایوں کو تھاما ہے۔‘‘

ابنِ مسدی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور میں اسے سوائے اس طریق کے نہیں جانتا، اور یہ صوفیہ کی سند ہے۔[1]

۳۲۔ امام لالکائی (متوفی ۴۱۸ھ) نے ’’کتاب السنۃ‘‘ میں حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ کا قول روایت کیا ہے۔ امام لالکائی نے کہا: ہمیں احمد بن محمد الفقیہ نے خبر دی، انہیں محمد بن احمد بن حمدان نے خبر دی، ان سے تمیم بن محمد نے بیان کیا، ان سے نصر بن علی نے، ان سے محمد بن سواء نے، ان سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، انہوں نے عامر الأحول سے، انہوں نے حضرت حسن بصریؒ سے، انہوں نے کہا:

’’میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ انہوں نے شور و غل کی آواز سن کر پوچھا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ! گواہ رہنا میں اس عمل سے راضی نہ تھا اور نہ ہی اس میں شامل تھا، دو یا تین بار دہرایا۔‘‘[2]

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۵۱۱

(۲) سیوطی، الحاوی للفتاوی: ۵۱۰

٣٣۔ وقال الإمام البخاري (المتوفى ٢٥٦ھ) في تاريخه:

سليمان بن سالم أبو داود القرشي القطان: سمع علي بن زيد عن الحسن رأى عليًّا والزبير رضي الله عنهما التزما ورأى عثمان وعليًّا رضي الله عنهما التزما.[1]

٣٤۔ وقال أبو عيسى الترمذي (المتوفى ٢٧٩ھ):

قد كان الحسن في زمان علي رضي الله عنه وقد أدركه ولكنا لا نعرف له سماعًا منه.[2]

٣٥۔ وقال أبو زرعة الرازي (المتوفى ٢٦٤ھ):

كان الحسن البصري يوم بويع لعلي رضي الله عنه ابن أربع عشرة ورأى عليًا بالمدينة ثم خرج علي رضي الله عنه إلى الكوفة والبصرة

---

(١) أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ٢ / ١٩٩، الرقم: ٢٢٩٥، وابن عدي في الكامل، ٣ / ٢٧٠، الرقم: ٧٤٢، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤ / ٥٧١

(٢) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب ما جاء فيمن لا يجب عليه الحد، ٤ / ٣٢، الرقم: ١٤٢٣

۳۳۔ امام بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) نے اپنی تاریخ میں بیان کیا: سلیمان بن سالم ابوداؤد القرشی القطان نے علی بن زید سے سنا، انہوں نے حضرت حسن بصریؒ سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت علی و زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم لپٹتے ہوئے دیکھا اور حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما کو باہم معانقہ کرتے ہوئے دیکھا۔(۱)

۳۴۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) کہتے ہیں:

''تحقیق حضرت حسن بصریؒ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھے اور انہیں پایا لیکن ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے سماع کے بارے میں نہیں جانتے۔''(۲)

۳۵۔ امام ابوزُرعہ الرازی (متوفی ۲۶۴ھ) کہتے ہیں:

''حضرت حسن بصری بیعتِ علی رضی اللہ عنہ کے دن چودہ برس کے تھے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں دیکھا تھا بعد ازاں حضرت علیؓ کوفہ اور بصرہ منتقل ہوگئے اور حسنؒ نے اس کے بعد ان

(۱) ۱۔ بخاری، التاریخ الصغیر، ۲: ۱۹۹، رقم: ۲۲۹۵
۲۔ ابن عدی، الکامل، ۳: ۲۷۰، رقم: ۷۴۲
۳۔ مبارکپوری، تحفة الأحوذی، ۴: ۵۷۱

(۲) ترمذی، السنن، کتاب الحدود عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فیمن لا یجب علیه الحد، ۴: ۳۲، رقم: ۱۴۲۳

ولم يلقه الحسن بعد ذلک وقال الحسن: رأيت الزبير يبايع عليًّا رضي الله عنهما.

وقال السَّيوطي: وفي هذا القدر كفاية ويحمل قول النافي على ما بعد خروج علي رضي الله عنه من المدينة.[(١)]

هذه الروايات تدلّ صراحةً على أن الإمام الحسن البصري سمع من الإمام سيدنا علي المرتضى رضي الله عنه، وأخذ فيضاً كثيراً منه رضي الله عنه فى الطريقة والمعرفة.

(١) أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في المراسيل، ١/ ٣١، الرقم: ٩٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/ ٢٣٢، الرقم: ١١، وولي الدين العراقي في تحفة التحصيل، ١/ ٦٨، والسيوطي في الحاوي للفتاوي: ٥٠٩، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٤/ ٥٧١.

سے ملاقات نہیں کی۔ حسن بصریؒ نے کہا ہے: میں نے حضرت زبیر بن عوام کو حضرت علی رضی اللہ عنہما کی بیعت کرتے دیکھا ہے۔‘‘

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے کہا: (امام حسن بصریؒ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے پر) اس قدر کافی ہے اور نفی کا قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مدینہ منورہ سے نکل آنے کے بعد پر محمول کیا جائے گا۔[۱]

یہ تمام روایات صراحت کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا اور ان سے بکثرت طریقت و معرفت کا فیضان حاصل کیا تھا۔

تَمَّ بحمد الله تعالى وعونه وكفى بالله عزوجل وكيلًا.

وصلى الله تعالى على حبيبه الكريم وعلى آله وصحبه أجمعين.

(۱) ۱۔ ابن أبي حاتم الرازی، المراسیل، ۱: ۳۱، رقم: ۹۲
۲۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۲: ۲۳۲، رقم: ۱۱
۳۔ ولی الدین عراقی، تحفة التحصیل، ۱: ۶۸
۴۔ سیوطي، الحاوی للفتاوی: ۵۰۹
۵۔ مبارکپوری، تحفة الأحوذی، ۴: ۱۷۵

مآخذ ومراجع

۱۔ القرآن الحکیم۔

۲۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ ابن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ التاریخ الصغیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ دار التراث، ۱۳۹۷ھ۔

۴۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۵۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۶۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۷۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۸۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوۃ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۹۔ **ابن ابی حاتم**، ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس رازی تمیمی (۳۲۷ھ)۔ المراسیل۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۳۹۷ھ۔

۱۰۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۱۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۲۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۱۳۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۱۴۔ **سعید بن منصور**، ابو عثمان خراسانی (۲۲۷ھ)۔ السنن۔ بھارت: الدار السلفیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۵۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ الحاوي للفتاوي۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء۔

۱۶۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ تدریب الراوي في شرح تقریب النواوي۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الریاض الحدیثۃ۔

۱۷۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۱۸۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۱۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۲۰۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۱۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ شرح معاني الآثار۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۲۲۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۲۳۔ **ابن عدی**، عبداللہ بن عدی بن عبداللہ محمد بن المبارک، ابو احمد جرجانی (۲۷۷۔۳۶۵ھ)۔ الکامل فی معرفۃ ضعفاء المحدّثین۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ ابن تیمیہ، ۱۹۹۳ء

۲۴۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ تغلیق التعلیق۔ بیروت، لبنان: دار المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ۔

۲۵۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ تہذیب التہذیب۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۲۶۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری بشرح صحیح البخاری۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ۔

۲۷۔ **ابن قدامہ**، ابو محمد عبداللہ بن احمد المقدسی (۶۲۰ھ)۔ المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۸۔ **قرطبی**، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۲۹۔ **کلاباذی**، ابو نصر احمد بن محمد بن حسین بخاری (۳۲۳۔۳۹۸ھ)۔ رجال صحیح البخاري۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفۃ، ۱۴۰۷ھ۔

۳۰۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۱۔ **مبارک پوری**، ابو العلا محمد عبد الرحمان بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۳۲۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تهذیب الکمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۳۔ **مسلم**، ابوالحسین ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۴۔ **مقدسی**، ضیاء الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد حنبلی (۵۶۷۔۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ۔

۳۵۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف۔

بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۳۶۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۳۷۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۳۸۔ **ابونعیم اصبہانی**، احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۹۔ **نووی**، ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ تهذیب الأسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیة۔

۴۰۔ **ولی الدین عراقی**، احمد بن عبد الرحیم بن حسین ابو زرعہ (المتوفی ۸۲۶ھ)۔ تحفة التحصیل في ذکر رواة المراسیل۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ۱۹۹۹ء۔

۴۱۔ **ہناد بن السری**، الکوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ الزھد۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب، ۱۴۰۶ھ۔